

۵۳۲  
 اور ملے گیا شکر لعلین جانب شکر  
 جب قتل ہوا پھر ہی شہر مظلوم کی شہر  
 تھی شاہ کے سر کی جی اعلیٰ سے ہی تم پر

۵۳۱  
 کتا کی تکیے قلب کی ابا ثب ذریعہ کا  
 تو تشنگی کے صدر سے شہر پر پھر  
 سوکھی زبان بھرا ہونے پر بار بار  
 زخم برین چھوٹا رہی تو اس کی دہار

۵۳۰  
 یا اثر اتہم شہر مظلوم کی مینا  
 سینہ خیزوں کا مثل گلن مرقم ہوا  
 آدم کی شکل خلیے صید نالہ دو کجا  
 پوچھ پوچھا کہ کین سے یہ بھلا کر کیا

سرور سراہ تو فدا شد چہ بکا شد  
 این بار گمان بود او اشد چہ بکا شد

جورج تیری راہ میں ہو مجھ کو چین ہے  
 تو خالق قدیر ہی بندہ حسین ہے

غم کی پھری روان ہو دل دردناک پر  
 افتادہ کنگے لاشہ ہیں یہ دی خاک پر

۵۳۳  
 سب کو بلایں تر با ن آت گیا  
 یعنی جانب طاقت کا باغ کٹ گیا  
 سینہ بصورت درق صبح بھٹ گیا  
 کہہ کر کی زندگی میں جل شہر کٹ گیا

۵۳۴  
 اب کوئی دم اعلیٰ میں آج حسین  
 کانے کا غم کو تو نے گلا کھلایا  
 کین پر عرق کرتا ہوں تجھ سے شہر  
 جب تک ہوںے قاتل زہر کا ٹھکانا

۵۳۵  
 کس کو بلایں تر با ن آت گیا  
 کس کو بلایں تر با ن آت گیا  
 اس جگہ کی کوئی جی ہوئی نظر  
 زخمی ہو کر سناخن پانک سے کیا

خاموش ہو وہ مصحف ناطق کھرا ہوا  
 اور خاک پر ہر ایک درق ہو پرا ہوا

اُمت کو بختا نہی خافقین کی  
 اور کچھ قبول شہادت حسین کی

بیشک یہ کوئی خاصہ پروردگار ہی  
 پیشانی سے جو نور خدا آشکار ہی

۵۳۶  
 سب سے پہلے شہر شہر  
 سارے شہر کا دور تک آتا نہیں نظر  
 اور بے مثل اظہر نور ان زمین پر  
 تا اب اور جیل پہنچے ہیں جانور

۵۳۷  
 اب اہل حق روئی نہیں ہو گیا  
 باہم دو دن وان ہی آئینوں میں  
 نیکے ناگمان ہو کر میدان کر گیا  
 دیکھا یہ اجڑا تو جگر کا پھٹ گیا

۵۳۸  
 نہیں شہر کے مظلوم کی بیان  
 مولا علی اور اسکا شہادہ دوجان  
 نانا اور اسکا ختم تیل کا طلعہ برمان  
 پیپر اسکا نام ہی ہے شہر زمان

زہر کے آفتاب پہ آفت کا وقت ہی  
 خورشید شرع دین بہ قیامت کا وقت ہی

ہو اک غریب بیچ میں ہر سو پاس ہی  
 ظاہر ہو اسکے چہرہ سے یہ بیگناہ ہی

مظلوم ہو غروب ہی یہ بھوکا پیاس ہی  
 ہو خود انا م اور نبی کا لڑاس ہی

۱۰  
 اس کی نسبت کو شکوہ ہے جس کا نام زار  
 سر پر اڑنے والے کتے کے برابر  
 جبر و قتل ہوتا ہے زہرا کا ایسا کار  
 زعفرین دہنے سے ہو جیسے محبوب کو کار

۱۱  
 لکھنے پر زعفرین سے کہیلا  
 مانند عدل تو وہ زمان تھا وہ با وفا  
 قتل میں کیا جیو یہ تھا اوقت دی صفا  
 زعفرین نہ پوچھو کہ ہے وہاں دیکھ لیا جا

۱۲  
 شہ کے کا نام تھا اور دیا نام زار  
 اور دست لکھتے عرض کیوں کہ بیچار  
 غلام تھی مصیبت غم کی سبب میں غار  
 زعفرین کا دم آجکا پاشاہ تارا

۱۳  
 اب قتل یاں جو سید مظلوم ہوئے گا  
 رور و کے جان زعفرین اپنی کہوئے گا

۱۴  
 یہ بوترا سید کے میں لگانے زمین پر  
 شمع فاطمہ کے کہیں دانے زمین پر

۱۵  
 میں خانہ زاد حیدر عالی مقام ہوں  
 میں شاہ ہوں جنوں کا تمہارا غلام ہوں

۱۶  
 زعفرین کی پستی تھی قتل سے وہ دان  
 کہنے لگے زعفرین سے وہ نہ جو ان  
 بیجا تو تو نہیں با صلہ شکوہ شان  
 تنہا کھڑا وہ صوبہ میں سلطان مہ جان

۱۷  
 ناگہ جال شاہ شہیدان پر نظر  
 دیکھا کہ غرق خون میں سلطان مجبور  
 زعفرین نے شکر کو بیٹ لیا بیٹکا تاج سر  
 اور ختم ہوا سلام کی خاطر وہ خوش سر

۱۸  
 تھا گھر چرخ عید میں دم گنا گمان  
 مجھ سے یہ وہ خون نے کیا کیا بیان  
 کیا عیش میں اس گوی کو الہ نطقان  
 تو ما ہو باغ فاطمہ پر شکر تیرا ان

۱۹  
 آقا پر تیرے اہل جفا کی چڑھائی ہے  
 زہر میں ظالموں کے علی کی کمائی ہے

۲۰  
 شہ نے کہا تو کون ہے کیا تیرا نام ہے  
 اب قابل سلام نہیں تیرا نام ہے

۲۱  
 افسوس کی جگہ ہو کہ جھکو تو چین ہے  
 اور ظالموں کے نرے میں پریا حسین ہے

۲۲  
 زعفرین تھی بن شہناغ کا بیان  
 رنگ کے لئے تو کانڈ ہو کر ان عرفان  
 ہوا کہ جھکو اسے نرے ہوا بیان  
 زعفرین ظالموں کے سلطان مہ جان

۲۳  
 اور جانی میں کہیں ہے بار بار شہناغ  
 تھکا جھجکا کوئی جان میں نہ ہوگا  
 بیگم ہونے پر زہر کو بائی نہیں ملا  
 بیگم ہونے پر بائی نہیں ملا

۲۴  
 پستی غلاموں دان سے وہ انکار  
 دیکھا بیان تو کہ گیا گھر اہل صفا  
 اڑے کبھی جگہ سے لگا نرے جفا  
 عیش نامور کے بھی باز ہوئے جفا

۲۵  
 شرمندہ جیت روح پیر سے میں ہوا  
 محبوب پائے ساتی کو تر سے میں ہوا

۲۶  
 نادار ہو غریب ہو مظلوم ہو حسین  
 مرنے سے تیرے رونے کے مغموم ہو حسین

۲۷  
 گلزار فاطمہ کا قصدا نے یہ لومہ ہوا  
 شکل ایک کت گل بھی نہیں کوئی چومہ ہوا

۱۵  
 آواز و زنا کر کے سر کو غلام  
 دوا زن خنک لکھو اور شاہ آتش کا دم  
 اعدا کی فوج قتل کروں تا بسک شلم  
 بگشت گئے سدا تو دن بن بلوئے زنا نام

۱۴  
 بیان کے روئے شہنشاہ دوسرا  
 فرمایا شب بھائی سخن پر بلجلا  
 قسمت کے برخلات آری تیرا دعا  
 اور بھائی ابی ظلم ابی ہویا برا

۱۳  
 شہر بوسہ یعنی پیلے ہی پیلے پیلے  
 بوسہ میں ہویا دی زینگی کھلا  
 مغدو را بین منہ جو عورتی خوا  
 گر کہ قدم پارس غری غفر نہ کیا

روح رسول کو نہ کہیں سنج دیکھو  
 است مقصد لڑنے کا بھائی نہ کھو

چہلم کے بعد کہیں مرقم میں سوئیگی  
 لاشے بھی تو گھوڑوں پاہاں ہوئیگی

آقا میں صدقے تمسیرہ اب حکم پاؤں میں  
 کیے تو ایک جن کو یہاں چھوڑ جاؤ نہیں

۱۶  
 وہ چلبونج زمین میں تیا ہوں مینا  
 جب زخم من گلتا ہر کتا ہوں جا  
 اعدا کے قتل ہونے سے چھکے گا کیا  
 گلاز مصطفےٰ کا تو بال ہویا

۱۵  
 مراد ہے ہو گا علی جب شان  
 زینگی تیرے خیمہ کو شامی گیان  
 زرد ہونے میں بلوئے میں ہر کی شیان  
 زینگی و کون ہے گا سجاؤ تاوان

۱۴  
 شہر بوسہ کا حکم ہے اس میں جان  
 زعفران کی بیخ کو راہ شہید  
 جسم اس کو ہونے ناموس مصطفےٰ  
 طوق گران بھائی کے عابد کو تقیہ

قاتل ہو میں آج جو مجھ دل ہلوں کے  
 عفر یہ کلمہ گو میں جناب رسول کے

اوسٹوں کو کھینچتا ہوتا شام جا میگا  
 ہر اک قدم پیش آئے سے اور بھائی آریگا

خدمت کرے گا اہل حرم کی بشوق وہ  
 عابد کے بدلے اپنے گازیخ و طوق وہ

۱۷  
 زعفران شب بیخ کو را شہید  
 خادم آرجان سے اس میں کشتار  
 لاشوں کو دیکھ کر سیرت ہوں نگار  
 لایا ہوں ساقی بن کفن و شاد و ندام

۱۶  
 زعفران شب کین میں بان بھلا  
 شہرت کا بیخام کا کون کھنڈا  
 اٹھا تو نصف شب کو خازنہ بول  
 بلوئے میں غور جو ہر زینت کا کھلا

۱۵  
 شہر بوسہ کوئی ہو گا مصطفےٰ  
 ہوتا ہو کونج و کھیا ہوں بیخ بول  
 جا اب بیان اس کو ہی اور شوق بول  
 سستی ہوں بیان بولگی بول

ہو وہ جو حکم تجھ کو سعادت یہ پاؤ نہیں  
 ہر اک پھول خاک میں سد چھیاؤ نہیں

تم حکم دو تو شرم نہ رہے کھاؤ نہیں  
 اہل حرم کو لیکے دینے میں جاؤں میں

اک خط زندگی مجھے دے اللہ شاق ہے  
 تیج ستم کا حل کو اب استیاق ہے

۱۳۵  
 زعفران جنتی شاد ازین کے گل بیان  
 روا ہوا وہ خادمت شہ سے ہوا دران  
 گھوڑے بیان میں لگی شادہ دجوان  
 خدیجہ میں لکھو پڑے تلب وین بیان

۱۳۴  
 آیا جو پاس شاہ کے علاو نا بکار  
 دیکھا پڑا ہی خاک غیش کل کا باچار  
 تیرے شہ کے سینے پہ پڑے گنگا سوار  
 زینب در زلیام پر بولی تھی ناز ناز

۱۳۳  
 سب کو دیکھ لایا ہی تھی خیر ہی  
 کہ شہ سے تیرے آپ کو بند بوری  
 تھی تھیں غولند و عالم کی سردی  
 شہ سے ایسا کر کہ ہے ہوا اب ہری

شغول تھی بول جو فریاد آہ میں  
 قرار ہی تھی لاش ہر اک تھا گاہ میں

بولی کہ ظلم کیا تو یہ اسے شہ کرتا ہی  
 موزہ حسین بھائی کے سینے پہ ہوتا ہی

گدی خبر نہ ڈاکرنا شاد کام کی  
 پھر کون ہے مدد کو تھا غلام کی

۱۳۲  
 اس شہ سے عمر سعد نے کہا  
 بیان جانے کاٹ حبلہ تو شہ کا گلا  
 رونے اگر بولوں تو درنا نہ مطلقا  
 اپنی بھی شاہ دین کو نہ تو کیو زورا

۱۳۱  
 زینب کی اس شہ کے بچا زور شہ  
 ارب بکھ کاتا ہوں سے بھائی کا گلا  
 زینا میں سنو گلا بھو تیری گنگو  
 چاڑھتے تیری ایسے بھو گلا بچا میں

بچہ خون مصطفیٰ کا نہ حیدر کا کیو  
 بچوں حسین کا تو کاٹ بچو

بتلا دے مجھ سے سچ تو یہاں خواہ حسین  
 کے ضرب میں قلم کروں تن سے حسین

۱۳۰  
 حین شہ سے عمر سعد نے کہا  
 دل میں نہ لایا اپنے وہ بچہ قوت کیا  
 خیر نکال کر سو سے کرو وہ بیا  
 شہ کا حلق کاٹنے وہ گنگل گلا

۱۲۹  
 غش میں تھی تھی زینب کا گلا  
 غش میں تھی تھی زینب کا گلا  
 بیاد صدائے شہ ہوتی دن میں کیا  
 اسے ہوا شہ شہ کو آتھا

کہتا تھا آج روح علی کو رولاؤنگا  
 زہرا کے میں کلجے پنجہر چلاؤنگا

حسین ہر شہید کا لاشا جو ہوتا ہے  
 شیرا کہ میٹ کے سرا بناروتا ہے